کیا یہ اعتاب کا طوفان کبھی تھمے گا یا نہیں؟

ناظم الدین فاروقی

2019/06/27

ملک کے بدلتے ہوئے حالات میں امید اور نیک توقعات رکھنا ایک صحت مند معاشرہ کے لیے بے حد ضروری ہے۔ لیکن یہ دیکھا جا رہا ہے کہ سالہا سال توقعات کے باوجود حالات ابتر سے ابتر ہوتے جا رہے ہیں۔ بار بار سدھار کی امیدوں پر پانی پھر جاتا ہے، ملک کی سیاسی قیادت پر فاشسز طاقتیں، مسلمانوں سے انتقام، عصبیت و عداوت کو اپنی زندگی اور تحریک کا مقصد عین بنالیا ہے، انسانیت کو بے چین اور تڑپا دینے والے واقعات، مسلم اقلیت کی نیندیں حرام کرنے کے لیےء کافی ہے۔

- آسام میں ابھی NRC قانونی قیامت خیزی ختم بھی نہیں ہوئی کہ ایک اور ریوالور بنگالی مسلمانوں کی کنپٹی پر رکھ دی گئی ہے، ایک نیا بل آسام کی اسمبلی میں "Committee for protection of land rights of indigenous people of Assam" عنقریب پیش کیا جانے والا ہے۔ بل ڈاکٹر روہینی کمار بارواہ کی 4 رکنی کمیٹی کی جانب سے 190 صفحات پر مشتمل رپورٹ کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔ اس رپورٹ کے مطالعہ سے ایسا لگتا ہے کہ یہ RSS کے کسی سنچالک کی نگرانی میں تیار کی گئی ہے ،جس میں بنگالی مسلمانوں کے خلاف لغوء الزامات، من گھڑت باتوں کی بھرمار ہے۔

بل میں کہا گیا ہے کہ "بنگالی مسلمان بنگلہ دیش سے غیر قانونی طور پر آسام میں گھس کر ہمارے کھیتوں، قیمتی زمینات اور گھر بار پر ناجائز قابض ہو چکے ہیں۔ آسامی، وطنی عوام لاکھوں ایکڑ اراضی سے محروم ہو چکی ہے۔ یہاں کی ایک، ایک، انچ زمین پر آسامیوں کا حق ہے۔ ایک سازش کے تحت مدرسہ نٹ ورک کے تحت یہ غیر قانونی کام عرصے سے جاری ہے، یہ لوگ گاؤں، گاؤں، خانہ بدوشوں کی طرح پھرتے ہیں اور جہاں پر بھی خالی زمین نظر آتی ہے اسپر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اور کہیں تو دھوکہ دیکر زمین خرید لی جاتی ہے، جنگل پہاڑ، ندی کے کنارے قومی املاک پر زبردستی قبضہ کر لیتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایک اور تشویش ناک بات وقف املاک کو بھی اس رپورٹ میں شامل کیا گیا ہے۔ جسمیں کہا گیاہیکہ چونکہ اوقاف کی زیادہ تر جائدادیں غیر قانونی طور پر حاصل کردہ ہیں۔ 1951ء سے اسکی دوبارہ تنقیح ہونی چاہیےء اور ایسی تمام وقف جائدادوں کو حکومت کی جانب سے سوقط کرلینا چاہیے"۔

اندیشہ اس بات کاہیکہ NRC کی طرح ہر وقف کی جائداد کے 20ڈاکیومنٹ حکومت کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیا جائیگا، اور بہانے بناکر یہ کہدیا جائیگا کہ جس جائیداد کو وقف کیا گیا تھا، وہ قوانین کے مطابق وقف زمرے میں نہیں آسکتے کیوں نہ حکومت اسے واپس لے لے، اسمیں کئی مساجد بھی شامل ہونگے۔ سب سے مضحکہ خیز بات یہ ہیکہ مذکورہ رپورٹ کے مطابق ریاست آسام میں صرف جملہ 0.6٪ اراضی پر ناجائز قبضے پائے جاتے ہیں۔ اسکے لیے بڑے پیمانے پر سیاسی اور قانونی ہنگامہ آرائی کی جارہی ہے۔

حکومت کے خلاف کتنے مقدمات آخر بنگالی معتوب مسلمان لڑسکیں گے، عدل وانصاف کے حصول تک وقف جائدادیں حکومت کے تسلّط میں چلی جائینگی۔ پھر انہیں واپس حاصل کرنا ملک کی کسی بھی عدالت سے بالکل ناممکن ہو جائے گا، اب جسطرح عدالتوں کا مسلمانوں کے خلاف ایک معاندانہ عصبیت پر مبنی مزاج بنادیا گیاہے، ان عدالتوں سے ایسے بے سود ایسے بے سود، لایعنی فیصلے صادر کئےء جارہے ہیں، جس سے صاف طور پر فرقہ وراریت کی بو آرہی ہے۔ اب بے جے پی حکومت انصاف اور جمہوری تقاضوں کے نام پر صرف خانہ پوری کرتے ہوئے بنگالی عوام کو قانونی شکنجہ میں کس کر، انکے بنیادی انسانی حقوق سے انہیں محروم کیا جارہاہے۔

- 2019 کے عام انتخابات میں کامیاب ہوتے ہی بی جے پی سرکار نے فوری طور پر National Education Policy کے بل کو پارلیمنٹ میں پیش کرنے کیلےء پوری تیاری کرلی ہے، اسمیں کھلے طور پر اقلیتوں کے تعلیمی حقوق کے سلسلہ میں مکمل طور پر ناانصافی کی گئی ہے اور موجودہ تعلیمی نظام کو ختم کر کے ایک نیانظام متعارف کیا جارہاہے، اسمیں اقلیتوں بالخصوص مسلمانوں کا کوئی حصّہ نہیں رکھا گیاہے۔ اسکولی واعلی تعلیم کو پرائویٹ سیکٹر میں منتقل کرنے کی بات کہی گئی ہے، اگر سرکاری اسکولوں کے تعلیمی فنڈ بند کردیئے جائیں تو ملک میں لاکھوں اسکولس بند ہوسکتے ہیں، مسلمانوں کے 80٪ بچّے سرکاری اسکولوں میں تعلیم پاتے ہیں، ہمارے غریب خاندانوں کے بچّوں کو اسکولی تعلیم سے لازمی طور پر محروم ہونا پڑیگا۔ اس نئی پالیسی میں ایک اور بات قابل تشویش ہے وہ یہ ہیکہ اردو کا کہیں بھی ذکر نہیں ہے جبکہ پالیسی کی بنیاد

خود Language, Literature, Arts, Sports & Music (LLASM) پر رکھی گئی ہے۔ ہندوستانی لسانیات کے معنی ملک کی درجہ فہرست زبانیں ہیں، لیکن قصداً، اردو ، کو اس فہرست سے خارج رکھا گیا ہے۔ اسمیں فارسی زبان کی شمولیت کی بات کہی گئی، اس دوران راقم کو Right wing زعفرانی دانشوروں کے دو تین لکچرس سننے کا اتفاق ہوا جسمیں وہ اردو زبان اور اردو زبان بولنے والوں کے مظالم کا ڈرامائی انداز میں کھل کر ذکر کر رہے ہیں۔ انکا کہنا ہیکہ "اردو، والے بڑے ظالم اور خونخوار ہوتے ہیں یہ ہی اہل اردو، ہندوستان کی تقسیم کے مجرم اور پاکستان کے خالق ہیں اردو زبان بولنے والوں نے ہندوستانی عوام پر بڑے مظالم کئیے، انہوں نے بنگالیوں، سندھیوں، بلوچوں، پنجابیوں کا قتل عام کیا تھا کئی ملین معصوم لوگوں کا قتل عام کرتے رہے۔ آپ نے کبھی دیکھا کہ تامل، تلگو، کنڈ، ملیالی، اڑیسہ ،بنگالی، آسامی زبان بولنے والوں نے کسی کو ہلاک کیا ہے، یا دوسری زبان بولنے والوں کو اس طرح بیدردی سے قتل کیا ہے۔ یہ ہماری ہندوستانی زبان ہے ہی نہیں۔ یہ تو ظالم بیرونی حملہ آوروں نے اسے بنایا ہے اور ہم پر مسلّط کیا ہے، اسکو انگریزوں نے پر وان چڑھایا، وغیرہ"۔ گائے انکی مقدّس ماتا ہے لیکن جرسی گائے چونکہ بیرونی نسل کی ہے اسے ماتا جی ماننے تیار نہیں ہیں۔

- اور اردو کے مرکزی قومی اداروں کا مکمل طور پر بجٹ ختم کر کے انکو دوسر غیر اہم اداروں مین ضم کر دیا جا رہا ہے۔ قومی ترقی اردو کونسل کو MANU یا دوسرے اداروں میں ضم کر دیا جائیگا۔ لفظ اردو سے انہیں تیش آجاتا ہے۔

بی جے پی اپنی غیر معلنہ پالیسی کے مطابق اردو کو بتدریج اسکولوں اور تمام تعلیمی اداروں سے خارج کر دینا چاہتی ہے۔ جب اردو داں شہریوں کے بچّے ہی اردو پڑھنا بند کر دینگے تو آئندہ نسلیں بھی اردو سے نابلد ہو جائینگی۔ اور اسطرح اردو زبان کا مستقبل میں خاتمہ ہو جائیگا۔ اگر یہ صرف بول چال اور فلموں کی زبان بن کر رہ جائیگی تو زیادہ دن تک اسکی بقاء کی ضمانت نہیں دی جاسکتی ہے ملک کی 8 کروڑ آبادی کی مادری زبان اردو ہے۔ اور قومی پالیسی بھی یہی ہے کہ پہلے بچّوں کو انکی مادری زبان میں بہتر معیاری تعلیم دی جائے۔ پھر سوچنے کی بات ہیکہ آخر اردو کے سلسلہ ءمیں موجودہ حکومت کا اتنا معاندانہ رویہّ کیوں ہے؟ وہ محظ اس لیے کہ اسے مسلمان بولتے ہیں۔ مسلمان جو بولتے ہیں، جو کھاتے ہیں، جو پیتے ہیں اور جو پہنتے ہیں اور جو پسند کرتے ہیں اس سے زعفرانی طاقتوں کو سخت نفرت ہے۔ ہمیں پتہ ہے انکے سینوں میں انتقام کی آگ دھک رہی ہے، وہ چاہتے ہیں کہ جتنی جلدی ہوسکے ہندوستان کو مسلم مملکت سے مٹاتے ہوئے خالص مقدس ہندو دیش بنادیں۔

ابھی، جھارکھنڈ، میں، تبریز کو ایک ہندو ہجومی لنچنگ کے ذریعہ بے دردی سے ہلاک کردیا گیا، اس طرح کی اور بھی اطلاعات ملک کی دوسری ریاستوں سے بھی آرہی ہیں، اسکے خلاف ملک کے کونے کونے میں احتجاج کو میڈیا حکومت کے ایماء پر مکمل طور پر دبادیا جارہاہے۔ افسوس اور دکھ کی بات یہ ہیکہ، وزیر اعظم نریندر مودی نے پارلیمینٹ میں ہلکے الفاظ میں اسکی مذمّت کرتے ہوئے کچھ عجیب باتیں قصداً کہیں۔ وزیر اعظم کا کہنا تھا کہ ملک میں ہونے والے دوسرے تشدد کے واقعات جیسے مغربی بنگال، کیرالا وغیرہ جو سیاسی کارکنوں کے درمیان رونماء ہوئے ہیں اسکی بھی مذمّت ہونی چاہیےء۔ امریکہ کے ہوم ڈپارٹمینٹ کی جانب سے حال میں شائع شدہ تفصیلی رپورٹ میں یہ کھل کر بات کہی گئی ہے ہندوستان میں مسلم اقلیتوں کے خلاف مظالم میں کئی سوگناہ اضافہ ہوا ہے۔ گذشتہ چند سالوں میں 110 سے زیادہ ماب لنچنگ کے ذریعہء مسلمانوں کو بیف کے نام پر ہلاک کیا جارہاہے، امریکی حکومت نے اسکی شدید مذمّت کی ہے جسے ہندوستانی حکومت نے رد کرتے ہوئے کہا کہ یہ سب جھوٹ ہے ایسا کچھ بھی ہمارے ملک میں نہیں ہوتا ہے، بلکہ، اقلیتیں ہمارے یہاں محفوظ ہیں۔"۔

یہ وہ حالات ہیں جو مسلمانان ہند کے لیےء سخت نقصان دہ بلکہ انکے بقاء وتحفظ کے لیےء تشویشناک ہوتے جارہے ہیں۔ قومی سطح پر ہماری ملّت کے تمام اجتماعی پلیٹ فارم غیر کارکرد و سست اور ناکارہ ہوچکے ہیں جو بھی مخلص قیادت، زعماء وعلماء بچ چکے ہیں ان میں کی اکثریت ضعیف العمری اور صحت کی ناسازی و عوارض کی وجہ سے اپنا فعال رول ادا کرنے سے قاصر ہیں، دانشوروں، منصوبہ سازوں اور سیاست دانوں نوجوان قیادت، زعفرانی طاقتوں کی جانب سے مسلّط کیےء جانے والے شدید مسائل کی جانب توجہ مبذول کرے۔ ورنہ اگر ہوا کے رخ پر ملّت اسلامیہ ہند کو ایسے ہی چھوڑ دیا جائے تو پھر تباہی ہمارے دہلیز پر کسی بھی وقت پہنچ سکتی ہے۔ اور یہ آزادیاں ہم سے چھین کر تباہی وبربادی ہمارا مقدّر بنادی جائیگی۔

ختم شد